New Era Magazine
تہنیت علی
Creation
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
محبت
بھیک ہے شاید
از
عظمیٰ ضیاء
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت بھیک ہے شاید

از عظمی ضیاء

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

• تم میرے ہو

وہ دونوں جب سے مری آئی تھیں، اماں بی بے چین اور بے قرار رہنے لگی تھیں۔ انہوں نے اسے کبھی خود سے دور بھیجا بھی تو نہیں تھا۔ انکے چہرے کی پریشانی کو دیکھ کر ندیم ماموں انہیں یہی کہا کرتے تھے کہ ''اماں بی اب اگر اجازت دی ہے تو پر سکون رہیں۔۔ دعا کریں، خیر خیریت سے واپس آئیں۔'' ان کا تو بس یہی جی چاہتا تھا کہ وہ چوبیس گھنٹے اس سے فون پہ حال احوال ہی دریافت کرتی رہیں مگر موسم کے باعث پہاڑی علاقے میں سگنل کا کافی پرابلم تھا، جس کے باعث انکی یہ خواہش پوری نہ ہو پائی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دونوں جب کمرے میں داخل ہوئیں تو اسکی کیفیت دیکھ کر ششدر رہ گئیں۔

''کیا ہوا تمہیں؟ طبعیت تو ٹھیک ہے نا تمہاری؟'' رمشاء اسکے قریب آکر بولی مگر اسکی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا تھا۔

رمشا نے مہر کی طرف دیکھا اور اشارۃً اسے، اس سے پوچھنے کے لیئے کہا۔

''جینی؟ کیا بات ہے؟'' مہر اسکے قریب آکر بیٹھی۔

''تم نے بھیجا تھا اسے یہاں؟'' اسکی منجمد آنکھوں سے آنسو کا ایک قطرہ بہہ نکلا مگر منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکل پایا۔

''جینی۔۔ آخر تم کیوں ضد لگائے بیٹھی ہو؟ بھروسہ کرو اس پہ۔۔'' جواباً اس نے

اسے سمجھانا چاہا۔

''مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیئے تھا۔۔میں تو یہاں مری کی محبت میں آئی تھی۔۔تو پھر کیوں میرے ساتھ یہ سب ہو رہا ہے؟'' وہ اسکے گلے جا لگی۔

''تو کیوں نہیں تم ایڈمِٹ کر لیتی؟؟؟''

''ایڈمٹ؟؟ کیا؟؟'' وہ اسکے گلے لگ کر رو رہی تھی مگر پھر اسکی بات سن کر اس سے الگ ہوئی۔

''ہاں! بد تمیز۔۔ یور آران لوّ۔۔ '' وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ کر خوشی سے بولی۔

''لوّ'' ن۔ نن۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔۔ یہ نہیں ہو سکتا۔۔'' اس نے منفی انداز میں گردن ہلائی۔

''کیوں؟ کیوں نہیں ہو سکتا؟؟'' وہ زچ ہو کر بولی۔

''خدا کا نام ہے جینی۔۔ خود سے نظریں چرانا بند کرو۔۔ تم مان کیوں نہیں لیتی کہ تمہیں اس سے محبت ہو گئی ہے۔۔''

''نہیں ہے مجھے اس سے محبت۔۔ نہیں ہے۔۔۔'' وہ بار ہا بولی جیسے اپنے آپ کو یقین دلانا چاہتی ہو۔

''خود کو یقین دلانے کا اچھا بہانہ ہے۔۔'' وہ طنزیہ بولی۔

''مہر۔۔ تم اتنی جلدی بھول گئی سب؟؟ جنت نے ابھی دشمنوں سے محبت کرنا نہیں سیکھا۔۔ سمجھی! '' اس نے اپنی آنکھوں سے زار و قطار بہنے والے آنسوؤں کو رگڑ کر

صاف کیااور خود کو رونے سے باز ہی رکھا۔

مہر اسکی بات سن کر نیم انداز میں مسکرا دی۔

"جنت ہی تو محبت کرتی ہے اپنے دشمنوں سے۔۔ انہیں اپنا گرویدہ بنانے کے بعد۔۔ جب کوئی اسکے لیئے پلٹ کر آتا ہے وہ اسے اپنی آغوش میں سنبھال لیتی ہے۔۔"

"خیر۔۔" وہ کچھ دیر توقف کے بعد بولی۔ "وہ دشمن نہیں ہے۔۔ سمجھو اس بات کو۔۔"

جینی نے اسکی بات کاٹی۔

"دشمن ہی ہے۔۔ بھول گئی ہو تم جو کچھ اسکے بھائی نے تابینہ خالہ کے ساتھ کیا۔۔"

"اوہ! مائی گاڈ! خدا کا نام ہے۔۔" وہ سخت کڑے لہجے میں بولی۔

"خود سے اخذ کرنا بند کرو۔۔ تم اُس بات کو بنیاد بنا رہی ہو جو کہ ہے ہی بے بنیاد۔۔"

"تو اب تم ان کی طرف داری کرو گی؟؟ یہ کم ظرف لوگ تنہائی کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔۔اور بس۔۔ کاش راحت انکل خالہ کا ساتھ دے جاتے۔۔"

"شٹ اپ۔۔جسٹ شٹ اپ۔۔"تو یہی بکواس تم نے اس سے بھی کی ہو گی؟؟" وہ سوالیہ انداز میں بولی۔جواباََ وہ خاموش رہی۔

"جنت۔۔جنت۔۔جنت۔۔۔ کیا ہو تم۔۔ ساتھ پوچھو نے نہیں دیا تھا بالکل تمہاری طرح۔۔"

”جھوٹ۔۔ بالکل جھوٹ۔۔یاد نہیں علینہ بھابھی نے کیا کہا تھا؟“

”یاد ہے سب یاد ہے۔۔ مگر وہ ایک ادھوری بات تھی۔۔ تم کسی ادھوری بات پہ مکمل یقین کیسے کر سکتی ہو؟“

”راحت انکل نے تو اس رات ان کی جان بچائی تھی۔اصطبل کے چچا کی بھی کوئی بات ٹھیک طرح سے سنی نہیں گئی۔۔جو کچھ لوگوں نے دیکھا، بتایا، اسے سچ مان لیا گیا۔۔ اصطبل کے چچا کو اسکے گاؤں واپس بجھوا دیا گیا تھا کہ وہ کسی کو کچھ بتا نہ سکے۔۔ اور جانتی ہو ایسا کرنے والا اور کوئی نہیں تھا۔۔بلکہ اماں بی تھیں۔۔“

اسکی بات پہ اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

”نہیں۔۔۔ جھوٹ بول رہی ہو تم۔۔ وہ ایسا کیوں کریں گی؟؟ انہوں نے آج تک کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی۔۔اور یہ تو پھر ان کی اپنی بیٹی کا معاملہ تھا۔۔“

”ہاں۔۔تو اسی لیئے۔۔اپنی بدنامی کے خوف سے انہوں نے راتوں رات ہی چچا الاؤدین کو نوکری سے فارغ کر دیا تھا، کہ کہیں وہ اس بات کو پھیلا نہ دے۔“

”کچھ روز پہلے ہی سجیل کو راحت بھائی نے یہ سب بتایا۔۔میں نے بہت بار سوچا کہ تمہیں یہ سب بتا دوں۔۔ مگر سوچا کہ تم شاید اماں بی کے خلاف یہ سچ ہضم نہیں کر پاؤ گی۔“

وہ بت بنے، بناء آنکھوں کو جھپکائے اسکی بات سن رہی تھی۔

”راحت انکل نے تابینہ پھوپھو کا اسی روز ہاتھ تک مانگ لیا تھا مگر۔۔۔“

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کاش تابینہ۔۔ تم میرا ساتھ دے دیتی تو آج میں تنہا نہ ہوتا۔۔کاش۔۔ بھلے ہی تم مجھ سے محبت نہیں کرتی تھی۔۔مگر میں تو تم سے محبت کرتا تھا۔۔ میری محبت میں اتنی طاقت تو تھی ہی کہ تمہارے دل میں اپنے لیئے محبت کا احساس پیدا کر دیتا۔۔" راحت اپنے سٹڈی روم میں آتش دان سلگائے بیٹھا ہوا ماضی کی جھلکیوں

میں گم تھا۔

"اماں بی آپ غلط سوچ رہی ہیں۔۔

"اللہ کی قسم۔۔۔اماں بی۔۔۔" وہ تیزی سے سر اٹھاتے ہوئے بولے جس پر تابینہ نے تھوڑی سی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا اور نظریں جھکا لیں۔

"ہم نے محبت کے علاوہ اور کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔میں انہیں اپنی شریک حیات بنانا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے جوان کے سامنے خوف سے کانپ رہی تھی۔

"ہماری عزت کی دھجیاں اڑا کر اب تم ہم سے ہماری عزت مانگنا چاہتے ہو؟؟؟ سوچنا بھی نہ کبھی۔۔۔اور اب تم اپنی منحوس شکل لے کر دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔اس سے پہلے کہ تمھیں دھکے دے کر نکالا جائے۔۔۔جاؤ۔دفع ہو جاؤ۔۔۔" وہ لاٹھی سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اونچی آواز سے بولیں۔

راحت نے نظر اٹھا کر تابینہ کو دیکھا اور اشارۃً اسے اپنا ساتھ دینے کی التجا کی مگر وہ تھی کہ اماں بی سے رحم کی بھیک ہی مانگتی رہی۔

"اب اسے ٹکر ٹکر کیا دیکھ رہے ہو؟؟ لڑکی! کیا تم اس کے ساتھ جانا چاہتی ہو؟؟ "

وہ ذرا اونچی آواز میں دھاڑی تھی۔

"میرا ان کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں۔۔۔" راحت جو اسکی طرف سے مثبت جواب کے انتظار کی امید لگائے تھا اسکی بات پہ ششدر رہ گیا۔

وہ اس سے نظریں چراتے ہوئے ذرا سسکی لے کر بولی تھی۔

"سن لیا؟؟ اب جاؤ یہاں سے تم۔۔" اماں بی اس پہ شیر کی طرح دھاڑی تھیں کہ وہاں موجود سب سہم گئے، سوائے راحت کے۔۔ اسکے کانوں میں صرف تابینہ کے کہے الفاظ ہی گھونج رہے تھے، تبھی اس نے آخری کوشش کرنا چاہی۔

"تم اچھے سے جانتی ہو تابینہ ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔ تو پھر کیوں تم اس گناہ کی سزا کے انتظار میں مجرموں کی طرح کھڑی ہو جو تم نے کیا ہی نہیں۔۔۔اور نہ ہی میں نے۔۔۔"

"لڑکے۔۔ تم نے سنا نہیں۔۔۔اس نے کیا کہا ہے؟؟" اماں بی نے ہنکار کر کہا تو تابینہ مزید کانپ اٹھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

راحت نے انتہائی لاچاری سے تابینہ کی طرف دیکھا جو بے بسی سے اس سے نظریں چرا رہی تھی۔ آخر اس نے خود کو ضبط کیا اور سے وہاں سے نکلنے کی کی۔

اس کے بعد تابینہ کے ساتھ کیا ہوا، انہیں کچھ خبر نہ ہوئی۔

"تابینہ۔۔میرا اعتبار کیا ہوتا تم نے۔۔ کاش"!

ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہے تھے کہ انکے پاس پڑے فون پہ بیل ہوئی۔ وہ تیزی سے اپنے خیالوں سے نکلے۔

"کہاں رہ گئے تھے؟؟" فون اٹھاتے ہی انہوں نے اس سے گلہ کیا۔

"سر سمیع اللہ اعوان صاحب نے بلوایا تھا۔۔" وہ بالکنی میں موجود کرسی پہ ٹیک لگائے

افسردگی سے ان سے بات کر رہا تھا۔

"تم ٹھیک تو ہو؟؟ کیا اس نے کچھ کہا؟" وہ اسکی افسردگی بھانپ چکے تھے۔

"نہیں۔۔۔وہ بھلا مجھے کیا کہیں گے۔۔"

"میں انکی بات نہیں کر رہا ہوں۔۔ اسکیچ والی لڑکی کا بتاؤ۔۔"

"کچھ نہیں بھائی۔۔ بھول جایئے اسے۔۔اور بھول جایئے کہ میں نے آپ سے ایسی کوئی بات بھی کی تھی۔" وہ گہرے دکھ سے بولا۔

اسکا لہجہ راحت کو تجسس میں ڈال گیا تھا۔

"کیا بات ہے سجو۔۔۔ تم ٹھیک تو ہو نا"!

"ہاں۔۔میں ٹھیک ہوں۔" اس نے دل کو تھاما اور آنسو کو ضبط کیا۔

"مجھے نہیں لگ رہا کہ تم ٹھیک ہو۔۔ میرے جِگر۔۔کچھ تو ہوا ہے۔۔" سجیل کی طرف سے گہری خاموشی تھی مگر پھر وہ اسے اپنا ہمدرد جانتے ہوئے بولا۔

"بھائی۔۔ آپ کے علاوہ کوئی نہیں سمجھ سکتا شاید مجھے۔۔ محبت کا دکھ، محبت میں ہارا ہوا شخص ہی سمجھ سکتا ہے۔۔"

"جانتے ہیں اس نے مجھ سے کہا کہ میرا اظہار بے مطلبی ہے۔۔ میں اسکی تنہائی کا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں۔۔اور مزید یہ کہ "تُف ہے کہ میں اس سے اظہار اکیلے میں کر رہا ہوں۔۔ کسی کے سامنے اسے اپنانے کی جرأت نہیں رکھتا۔۔" اس نے چاہا کہ وہ انہیں اصل بات بتائے مگر چاہتے ہوئے بھی اصل بات نہ بتا سکا۔کیونکہ وہ انہیں دکھی

نہیں کرنا چاہتا تھا۔

''ٹھیک کہتی ہے وہ۔۔'' انہوں نے سگار کو سلگاتے ہوئے جواب دیا۔

''اس میں کیا ٹھیک ہے؟ جب مجھے اس سے محبت ہے تو اسے ہی بتاؤں گا نا؟ دنیا کو کیوں بتاؤں؟'' وہ کرسی پر سے اٹھا اور بالکنی میں ٹہلتے ہوئے سورج غروب ہونے کے منظر کو خوب غور سے دیکھنے لگا۔

راحت صاحب اسکی بات سن کر ہنس دیے۔

''میرے جگر۔۔۔ تم نہیں سمجھوگے۔۔ محبت وہ بھی تم سے کرتی ہے لکھوالو یہ مجھ سے۔۔ لیکن عورت کبھی اس مرد کا اعتبار نہیں کرتی جو دنیا کے سامنے اسے اپنانے کی ہمت نہیں رکھتا۔۔'' اپنے منہ سے ادا ہونے والے لفظوں سے چند سیکنڈ کے لیئے وہ خود بھی خاموش ہو کر رہ گئے۔ کیونکہ وہ اسے وہ سب سمجھا رہے تھے جو انکی زندگی میں اسکے برعکس ہوا تھا۔ انہوں نے تو ساری دنیا کے سامنے تابینہ کو اپنانا چاہا تھا، مگر اس نے ساتھ نہیں دیا تھا۔۔ اور اسکی وجہ صرف اور صرف خاندان کے نام کی عزت کی لاج رکھنا تھی۔۔ اور بس۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مہر کے منہ سے ساری سچائی سننے کے بعد اسے اپنے ایک ایک الفاظ پہ ندامت محسوس ہو رہی تھی۔

''محبت کرتا ہے وہ تم سے۔۔ سمجھو اس بات کو جنت۔۔''

”مگر تم بھی تو۔۔۔“ اس نے اس سے تکرار کی۔

”اف۔۔ لڑکی۔۔۔ میں بتا چکی ہوں تمہیں سب۔۔ میں اس کی دوست ہوں۔۔بس۔۔ اور تم محبت۔۔ آئی سمجھ۔۔“

”مگر پھر بھی میرا اور اسکا کوئی سین نہیں بن سکتا۔۔کسی بھی حال میں۔۔نواینڈ نیور۔۔ایور۔۔۔“

”سچ جاننے کے بعد بھی؟؟“ مہر تاسف سے بولی۔

”ہاں۔۔ کیونکہ میں جہانگیر کی امانت ہوں۔۔“

اسکی بات پہ مہر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

”منگنی ہوئی ہے اس سے۔۔ بس۔۔اتار پھینک یہ انگوٹھی۔۔اینڈ ایکسیپٹ دا پرپوزل آف سجیل۔۔“ اس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر انگوٹھی اتارنا چاہی۔

”مجھے الجھاؤ مت مہر۔۔ خدا کے لیئے۔۔“ اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کی طرف کھینچا۔

”خدا کے لیئے! خود کو سلجھاؤ اس سے پہلے کہ تم سجیل اور جہانگیر کے درمیان الجھ کر رہ جاؤ۔۔“ وہ عاجز آ کر بولی۔

”مہر۔۔“ اس سے پہلے جنت کچھ کہتی مہر نے اسے مزید بات کرنے سے منع کیا۔

”اب بس۔۔۔بہت ہو گئی بحث۔۔ بہت بول چکی تم۔۔ اب تم میری مانو گی سمجھی۔۔ اب تم اس سے نظریں نہیں چراؤ گی۔۔ سمجھی؟“ جینی اسکی بات پہ الجھ کر رہ گئی مگر اسکی یہ بات اسکے ذہن میں کافی حد تک اثر کر چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسکی طبعیت میں کچھ بہتری آئی تو وہ بھی ان دونوں کے ساتھ بازار جانے کے لیئے تیار ہوئی۔ ایوبیہ کا بازار شام کے وقت پیلے بلبوں کی روشنیوں میں آنکھوں کو بھلا لگ رہا تھا۔ شدیدی سردی کے باعث وہاں موجود سبھی افراد جرسی، مفلر اور جیکٹ پہنے ہوئے تھے۔ سبھی طلبہ و طالبات وہاں کے موسم سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

سجیل کے متعلق جو بدگمانی تھی، وہ اب ختم ہو چکی تھی جس کے باعث وہ خود کو ہلکا محسوس کر رہی تھی۔

"آپ۔۔ یہاں۔۔ پروفیسر صاحب۔۔ کیسے ہیں آپ؟؟" دانش نے اسے پیچھے سے آواز دی تو وہ جاتے جاتے رکا اور واپس پلٹا۔

"آپ۔۔ یہاں۔۔ الحمدللہ! میں ٹھیک ہوں۔۔ اور آپ؟" اس نے مصافحہ کیا اور اس سے بغل گیر ہوا۔

"بھلا چنگا ہوں۔۔" وہ خوش اخلاقی سے بولا۔

"لاہور سے ہیں؟؟" سجیل نے سوال کیا۔

"جی۔۔ بالکل۔۔ پنجاب سے۔۔" اس نے فخریہ انداز میں جواب دیا۔ اور پھر جولی سے مخاطب ہوا۔ جو ایک دکان میں خریداری میں محو تھی۔

"لک۔۔ مسٹر سجیل۔۔" اس نے دکان والے سے کچھ جیولری لی اور پھر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔ "اوہ۔۔! یو۔۔۔" وہ خوشی سے بولی۔

"وئیر زیور کرَش۔۔۔"

اصولاََ َتواسے اسکا حال پوچھنا چاہیئے تھا لیکن اسکا سوال اسکے بر عکس تھا۔

"جی۔۔۔" اس نے بھنوئیں سکیڑ کر پوچھا۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہہ پاتا انکے پاس سے یونیورسٹی کی لڑکیوں کا ایک گروپ گزرا جن میں مہر، رمشا اور جنت بھی تھیں۔

"ہائے۔۔ مِس۔۔ہاؤ آر یو؟" جولی آگے بڑھی۔

لڑکیوں کا گروپ تو انکے پاس سے گزر گیا تھا مگر جنت کو اس نے اپنے پاس روک لیا تھا۔مہر اور رمشاء تھوڑی دور جاکر رکیں اور واپس پلٹیں۔

"آئی رئیلی وانٹ ٹو سی یو۔۔"

"جی۔۔ جب سے آپ دونوں میں محبت دیکھی ہے ہماری مسز تو آپ کی دیوانی ہو گئی ہیں۔۔" دانش ہنستے ہوئے بولا۔

سجیل نے نظر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور اس نے بھی اس کی طرف دیکھا۔دونوں کی نظریں بے شک ایک دوسرے سے نظریں چرا رہی تھیں مگر دونوں کے جذبات میں ہم آہنگی تھی۔

"لگتا ہے ناراض ہیں آپ دونوں۔۔" اس سے پہلے دانش اور کچھ کہتا جنت نے اسے مزید بات کرنے سے منع کیا کیونکہ مہر اور رمشاء ان کے قریب آ رہی تھیں۔

"ن۔۔نن۔۔ نہیں تو۔۔ناراض بھلا کیوں ہوں گے؟ بلکہ میں تو انہیں ہی ڈھونڈ رہی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی۔"

سحیل نے یکدم نظریں گھما کر اسکی طرف دیکھا۔ابھی جو کچھ گھنٹوں پہلے اس سے نظریں چرا رہی تھی،اب اس کے لہجے میں بدلاؤ،یقیناََ یہ بات اس کے لیئے حیران کن تھی۔

"اوہ! ویری نائس۔۔" جولی نے رشکیہ انداز میں دونوں کی طرف دیکھا۔

جنت بھی مسکرادی اور پھر اسکا تعارف مہر اور رمشاء سے کروایا۔دَس پندرہ منٹ کی گفتگو کے بعد دونوں نے ان سے اس امید کے ساتھ کہ "دوبارہ پھر ملیں گے" اجازت چاہی۔

اب وہاں صرف مہر،رمشاء،جنت اور سحیل ہی تھے۔ رمشاء نے مہر کو کہنی ماری اور وہاں سے چلنے کو کہا۔

دونوں نہایت خاموشی سے ان دونوں کے پاس سے کھسک گئیں۔

جو کچھ وہ سحیل سے کہہ چکی تھی،اس کے بعد سحیل پاگل ہی ہوتا،جو اس سے دوبارہ بات کرتا۔سو اس نے بھی وہاں سے جانا ہی مناسب سمجھا۔

"سنیئے۔۔" اس نے پکارا تو وہ جاتا جاتا رکا۔

وہ اسکے سامنے آکھڑی ہوئی۔

"ایم سوری۔۔ جو کچھ میں نے کہا،مجھے نہیں کہنا چاہیئے تھا۔۔ایم رئیلی سوری۔۔مجھے معاف کردیں۔۔پلیز۔۔"

وہ خاموش رہا اور وہاں سے جانے لگا۔

"رکیں پلیز۔۔" وہ پھر سے بولی۔

"جب میں آپ کو پریشان نہیں کر رہا تو امید کرتا ہوں کہ آپ کو اب اس بات سے پریشانی۔۔۔۔"

وہ اسکی بات کاٹ کر بولی۔

"پریشانی ہے نا۔۔اور ہونی بھی چاہیئے۔۔کیونکہ آپ مجھے معاف نہیں کر رہے۔۔"

وہ پلٹا اور اسکے پاس آ کھڑا ہوا۔اور آتے جاتے لوگوں کو دیکھتے ہوئے اس سے بولا۔

"کتنا آسان ہے نا تمہارے لیئے معافی مانگنا۔۔ کبھی سوچا بھی ہے کہ تم نے جو کچھ کہا وہ سن کر مجھ پہ کیا بیتی ہو گی؟؟" وہ اشک بار ہوا۔

"تبھی تو معافی مانگ رہی ہوں۔۔" اس نے ہولے سے جواب دیا۔

"میں کون ہوتا ہوں تمہیں معاف کرنے والا؟" اس نے منہ پھیر کر کہا۔

مہر اور رمشاء دور کھڑی ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

"ابھی کچھ دیر پہلے تو آپ محبت کے بڑے دعوے کر رہے تھے اور اب میری طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کر رہے آپ۔۔" اسکے لیئے اسکا لاپرواہی سے بات کرنا اور دیکھنا بلاشبہ بے حد تکلیف دہ بات تھی۔

"مت بھولو کہ کچھ دیر پہلے اسی محبت کو بھیک کا نام دیا ہے تم نے۔۔ خیر! بات تو اب تبھی ہو گی جب سب کے سامنے تم سے اظہار کروں گا۔۔"اتنا کہتے ہی وہ آگے بڑھ گیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہ گئی۔

اس کے دل میں امید کے سارے چراغ تو جیسے بجھ سے گئے تھے۔ مہر اور رمشاء فوراََ اس کے پاس آئیں۔

''کیا ہوا؟'' دونوں نے یکے بعد دیگرے پوچھا۔

''کچھ نہیں۔۔ سردی بہت ہے چلو کافی پیتے ہیں۔۔'' اس نے خود کو کافی حد تک ضبط کیے رکھا اور ان دونوں سے نارمل انداز میں ہی بولی۔

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

☆☆☆☆☆☆

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

مہر نے کافی کا کپ شاپ والے سے لے کر اس کے ہاتھ میں تھمایا۔اور دوسرا کپ رمشاء کو دیا۔

"تم نہیں پیو گی؟؟؟" رمشاء نے مہر سے سوال کیا۔

"نہیں۔۔ تم سے شیئر کروں گی۔۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں نہیں دینے والی اپنی کافی تمہیں۔۔" رمشاء نے اس سے تکرار کی۔

دونوں میں خوب تکرار ہو رہی تھی مگر جنت اس بات سے بیگانہ سی تھی۔

کافی کا گرم کپ ہاتھ میں لیئے وہ اپنے ٹھنڈے ہاتھوں کو اس کے ساتھ رگڑ رہی تھی۔

دونوں نے جب دیکھا کہ ان کی بحث و تکرار بھی اس پہ اثر نہیں کر رہی تو رمشاء نے اسے اشارۃً بات کرنے کے کہا۔

"کیا بات ہوئی اس سے؟" آخر مہر نے پوچھ ڈالا۔

مگر وہ خاموش رہی اور دنیا ومافیہا سے بے خبر چلتی جا رہی تھی۔

"جینی؟؟ آر یو آل رائٹ؟" رمشاء بولی۔

"ہاں۔۔ٹھیک ہوں۔۔بس پریشان ہوں بہت۔۔میرا چہرہ تک دیکھنا گوارا نہیں اس شخص کو۔۔کہتا تھا مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔ سچ میں محبت ہی کرتا ہے۔۔ محبت ہوئی نہیں اسے۔۔" وہ سرد آہ بھر کر بولی۔

اس کی بات سن کر مہر اور رمشاء دونوں جزبز ہو کر رہ گئیں۔

"ہوئی ہے محبت۔۔" پیچھے سے آتی ایک آواز پہ تینوں یکدم رکیں۔اور پیچھے پلٹ کر دیکھا۔

اس نے تھوڑی سی دیر کیئے بناء ہی مہر اور رمشاء کو آنکھ کے اشارے سے اس کے پاس سے ہٹنے کے لیئے کہا۔اور خود اسکے سامنے،اسکے قدموں میں آ بیٹھا۔

وہاں سے آنے جانے والے لوگ،دونوں کے قریب رک گئے۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ اٹھیں پلیز۔۔" اس نے ارد گرد لوگوں کا مزید ہجوم اکھٹے ہوتا دیکھا تو ذرا زور دے کر بولی۔

"یہی تو چاہتی تھی تم۔۔ سب کے سامنے اظہار کروں۔۔ تو۔۔ مس جنت کبیر خان۔۔ سجیل علی آج آپ سے اپنی بے پناہ محبت کا اظہار کرتا ہے۔۔"

"مجھ سے شادی کرو گی۔" اس نے اپنی جیب سے انگوٹھی نکالی اور اسکے سامنے پیش کی۔

مہر اور رمشاء کے چہرے پہ خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔

لوگوں کا مزید ہجوم اکھٹا ہوا تو سر سمیع بھی اس طرف آ موجود ہوئے۔

یہی تو وہ چاہتے تھے کہ چھپا چھپی کا کھیل اب ختم ہو۔جو سچ ہے وہ سب کے سامنے آئے۔اور یہی سب ان کے سامنے ہو رہا تھا۔

"سے یس۔۔" انہوں نے جنت کو ہاں کہنے کے لیئے کہا تو اس نے حیرانگی سے انکی طرف دیکھا۔

یہ سر سمیع کہہ رہے تھے؟ اسے یقین نہیں آ رہا تھا۔

"ہاں۔۔بیٹا ہاں کہو۔۔سب کے سامنے اظہار کر رہا ہے یہ۔۔سو فیصد سچا اظہار۔۔"

"خوش نصیب ہو کہ تم دونوں کی محبت کی دشمن دنیا نہیں۔۔۔ تم دونوں کی پاک محبت کو اللہ پاکیزہ بنا دے۔۔آمین۔۔" انہوں نے دعائیہ کلمات کہے اور سحیل کو اسے انگوٹھی پہنانے کا کہا۔

اس کے ہاتھ پہ جہانگیر کی پہنائی ہوئی انگوٹھی پہلے سے ہی موجود تھی جسے اس نے اپنے ہاتھ کی دوسری انگلی میں پہن رکھا تھا۔ورنہ وہ اسے جلانے کے لیئے جب جب اسکے سامنے آتی، انگوٹھی اسکے ہاتھ کی تیسری انگلی میں ہی موجود ہوتی تھی۔

"واؤ۔۔۔" جولی اس منظر پہ خوشی سے جھوم اٹھی۔

"واؤ! ہاؤ بیوٹی فل از دِز۔۔۔ایسٹرن لو۔۔"

اس نے فوراً سے اپنا ہینڈی کیم آن کیا اور اس خوبصورت منظر کو اپنے کیمرے میں محفوظ کیا۔تاکہ وہ اسے دانش کو دکھا سکے جو اس وقت، اس منظر سے غائب تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام کا کھانا لالہ زار ہوٹل میں تھا۔شام میں جو کچھ بیچ بازار ہوا تھا، دونوں سبھی کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے۔دونوں ایک دوسرے سے بات کرنا چاہتے تھے مگر دونوں کو ہی ایک دوسرے سے بات کرنے کا موقع نہیں مل رہا تھا۔

"پیٹ بھر کر کھانا کھایئے گا سب۔۔ آج کا کھانا، کھانا نہیں ٹریٹ ہے۔۔ سر سحیل

کی طرف سے۔۔" سر سمیع کھلکھلا کر ہنسے۔

سجیل کھانا کھاتے کھاتے رکا۔

"جی۔۔ آج کی پے منٹ آپکی طرف سے۔۔" وہ ہنسے۔

سجیل تھوڑا سا کنفیوز ہوا مگر پھر بولا۔

"شادی کا کھانا کھایئے گا پلیز۔۔ یہاں بہت مہنگا پڑے گا مجھے۔۔" وہ بھی انہیں کے انداز میں شرارتی انداز میں بولا تو سبھی کھلکھلا کر ہنس دیئے۔

اس کی طرف سے یہ سنتے ہی جنت اپنے دل کی دھڑکنوں اور انکی بے ترتیبی کو بمشکل ہی کنٹرول کر پائی تھی۔

"جب کسی کی محبت آپکو دل سے محسوس ہوتی ہے تو آپ بھلے ہی دنیا کے سامنے سکون سے بیٹھے کیوں نہ ہوں۔۔ مگر آپ کا دل آپکے اپنے ہاتھوں سے نکلتا ہوا محبوب کی گلی میں رقص کرتا ہے۔۔اسی کے نام کی مالا جپتا ہے۔۔ اسی کے چہرے کا عکس بُنتا ہے۔۔ وہ کچھ بھی کہے، اسکا کہا ہوا ہر لفظ آپ کے دل کی آرزو بن جاتی ہے۔"

ایسا ہی کچھ حال اسکا تھا۔ جہاں وہ سجیل سے دور بھاگتی تھی، اب وہ اس سے بات کرنے کو بے چین ہو رہی تھی۔

"بے چین ہونا مجھ سے بات کرنے لیئے؟" اس کے موبائل فون پہ بیپ ہوئی۔

اس نے میسج کھولا تو کسی نئے نمبر سے میسج تھا۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ "یہ کون ہے؟"

اس نے میسج کا جواب دینے سے پہلے اسکی طرف دیکھا جو اسکے سامنے والی میز پہ موجود

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا۔ وہ لجائی سے مسکرائی تو وہ ہنس دیا۔

"جی۔۔لیکن سب عجیب عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں ہمیں۔۔" اس نے بھی میسج ٹائپ کیا اور اسے بھیج دیا۔

"ہاں۔۔یہ تو ہے ہی۔۔ لیکن بے فکر رہو۔۔میں ہوں ناں۔۔" اس نے پر اعتماد لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے میسج ٹائپ کیا۔

اسکی نگاہیں ان دونوں پہ ہی مرکوز تھیں جو آپس میں آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں کر رہے تھے۔جو کچھ اس نے اپنے لیئے سوچ رکھا تھا،سب کچھ اس کے برعکس ہو رہا تھا۔

اسکے موبائل پہ رِنگ ہوئی تو اس کا دھیان ان دونوں پر سے ہٹا۔

"اسلامُ علیکم مائی ڈئیر سس۔۔دس از رئیلی ناٹ فئیر۔۔بھائی کو ایک دفعہ بھی یاد نہیں کیا؟؟"اس نے صاف انداز میں گلہ کیا تو وہ مسکرادی۔

"نہیں۔۔نہیں بھائی۔۔ایسا نہیں ہے۔۔اِن فیکٹ۔یہاں سگنلز کا کافی ایشو ہے۔۔"

"امم۔۔اور کیا ہو رہا ہے؟"وہ علینہ کے ساتھ کھڑا چائے پی رہا تھا۔

"کچھ خاص نہیں۔۔کھانا کھا رہے تھے۔۔ابھی فارغ ہوئے۔۔"اس نے پانی کا گلاس منہ کو لگایا۔

"تمہاری بھابھی کی فرمائش ہے ایک۔۔۔"اس نے کال کو اسپیکر پہ ڈالا تو علینہ بولی۔

"جناب۔۔آتے ہوئے پہاڑی ماتھا پٹی ضرور لے کر آنا۔۔میں نے تمہیں تصویر واٹس ایپ کی ہے۔۔پے منٹ شماز سے لے لینا۔"وہ شرارتی انداز سے بولی تو وہ ہنس دی۔

وہ کرسی پر سے اٹھی اور سب سے الگ ہو کر سائیڈ پہ آ کھڑی ہوئی۔

"پے منٹ اگر شماز بھائی سے لینی ہے تو ڈبل لوں گی۔۔"اس نے بھی اسکے انداز میں جواب دیا۔

"اوہ۔۔ہیلو۔۔۔تم لوگ میرا کباڑہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہو کیا؟؟"اس نے نیم لہجے میں مسکرا کر کہا۔

"جی بالکل۔۔جہاں آپکی بہن اور بیوی اکٹھے ہو جائیں نا تو سمجھیں آپکا کباڑہ ہو ہی گیا۔۔۔"

اسکی بات سن کر وہ بے اختیار ہنسا۔

"بھائی واری جائے تم پہ میری پیاری۔۔"اس نے اتنا کہا اور فون رکھ دیا۔

"سچ میں مہر آپکو سگے بھائیوں سے بڑھ کر سمجھتی ہے۔۔"علینہ نے رشکیہ انداز میں شماز سے کہا جو چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے موسم میں موجود خنکی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"ہاں۔۔میری بہن ہی تو ہے۔۔مجھے کبھی لگا ہی نہیں کہ وہ میری چچازاد ہے۔۔"وہ ذرا محبت سے بولا۔

"بہن بھی قربان۔۔"مہر نے فون رکھا اور زیر لب خود سے بولتے ہوئے مسکرائی۔

☆☆☆☆☆☆☆

پچھلے دو دن سے جو مسئلہ چل رہا تھا، وہ اب حل ہو چکا تھا۔دونوں بے حد پر سکون

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھے۔ ایوبیہ سے واپسی کا سفر شروع ہوا تو دونوں کو کسی نے ساتھ بیٹھنے نہ دیا بلکہ خوب تنگ کیا کہ وہ دونوں ساتھ بیٹھ نہ سکے۔ سو دونوں کے دل میں جو بھی بات تھی وہ ان کے دل میں ہی رہی۔ مہر کن آکھیوں سے دونوں میں آنکھوں ہی آنکھوں میں ہونے والی تکرار کو دیکھتے ہوئے زخمی انداز سے مسکرا رہی تھی مگر جنت کے لیئے دعا گو بھی تھی کہ "اسکی آنے والی زندگی میں آسانیاں ہوں۔"

گھر آتے ہی اماں بی نے دونوں بچیوں کو بے پناہ محبت سے سینے سے لگایا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مری سے نہیں جنگ عظیم سے زندہ واپس لوٹی ہیں۔

"کیسا رہا سفر؟؟" علینہ دونوں کے کمرے میں چائے اور ہلکا پھلکا کھانے کو کچھ لے کر آئی۔

اس نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور دونوں کے پاس آکر بیٹھی۔

"بہت اچھا۔۔بے حد خوبصورت۔۔" مہر محبت سے بولی۔

"تم کیوں چپ چپ ہو؟؟" وہ جنت کو موبائل میں کھویا ہوا دیکھ کر بولی۔

"ن۔نن۔۔ نہیں۔۔ چپ تو نہیں۔۔" اس نے موبائل پر سے نظریں ہٹا کر اسے جواب دیا۔

"بھئی تم تو بہت خوش نصیب ہو جو تمہیں اتنا پیار کرنے والا انسان ملا ہے۔۔" علینہ کے منہ سے اتنا ادا ہوا ہی تھا کہ دونوں نے حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"کیا؟؟ آپ کو سب پتہ ہے؟؟ آپ کو یہ سب کیسے پتہ چلا؟؟ پلیز بھابھی اماں بی کو

تو نہیں بتایا آپ نے؟؟" جنت نے گھبرا کر ایسے کہا جیسے اسکی کوئی بہت ہی بڑی چوری پکڑی گئی ہو۔

"اف۔۔ہو۔۔کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟ منگیتر ہے تمہارا نہ کہ بوائے فرینڈ۔۔" وہ اسکی سادگی پہ ہنسی۔

"منگیتر۔۔" وہ یکدم چونکی۔مہر کی طرف دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا۔

"ہاں۔۔تو؟؟ تم کیا سمجھی؟؟" وہ ہنسی۔

"کیا جہانگیر بھائی سے ملی ہیں آپ؟؟" مہر نے فوراََ سے پوچھ ڈالا۔

"ہاں۔ ہماری کمپنی کے ساتھ جوائنٹ وینچر کیا ہے ہارون انکل نے۔۔۔سومیٹینگ تھی۔۔اسی میں ملاقات ہوئی تھی اس سے۔۔اور وہ محترم۔۔۔شماز کے سکول فرینڈ نکلے۔۔" وہ خوشی سے ان دونوں کو بتا رہی تھی۔

"میں نے فون نمبر دیا تھا تمہارا اسے۔۔ فون تو کیا ہو گا اس نے۔۔"

"جی۔۔" اس نے اثبات میں گردن ہلائی۔

اب اسکی سمجھ میں آنے لگا تھا کہ وہ کس کی بات کر رہی تھی اور جہانگیر کو کیسے اسکا نمبر ملا؟

"بڑا ہی سادہ انسان ہے۔۔ اور اخلاق میں تو اس کا ثانی نہیں کوئی۔۔ پہلے تو اسے دیکھ کر لگا کہ بڑا ہے تم سے عمر میں۔۔ لیکن کوئی نا۔ سات،آٹھ سال کا فرق کوئی فرق نہیں ہوتا۔۔ میچیور انسان ہے۔۔قدر کرے گا تمہاری۔۔جانتی ہو مجھے لگتا تھا کہ شاہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویز تمہارے لیئے پرفیکٹ رہے گا۔۔ لیکن جہانگیر سے مل کر لگا کہ یہی ہے وہ انسان۔۔ جو ہماری جنت کی زندگی کو جنت بنادے گا۔۔" علینہ نے اسکی تعریف میں ایک لمبی تقریر جھاڑی اور وہ دونوں ایسے سنتی گئیں جیسے کوئی سبق ہو۔

"امممم۔۔ مم م۔۔ بھابھی۔۔ شاہ ویز کہاں ہے؟؟" مہر نے گویا بات کا رخ پلٹا۔ اور ٹرے میں سے چائے کا کپ اٹھا کر جنت کو دیا۔

"فیصل آباد کے ہیڈ آفس میں ابو جی نے اسے مستقل بھجوادیا ہے۔۔"

"فیصل آباد۔۔ کیوں؟؟ وہاں تو تایا ابا جی خود چکر لگایا کرتے تھے نا۔۔ اب اسے کیوں مستقل بھیج دیا؟" مہر نے حیرانگی سے دریافت کیا۔

"بلاوجہ کی ضد۔ وہی بچپنا۔ سو ابو جی نے سختی سے تاکید کی ہے اسے کہ وہ کچھ عرصہ وہیں رہے۔۔" اس نے ایک نظر جنت کی طرف دیکھا اور مہر کو اشارۃََ وجہ سمجھائی۔ "اور اب جناب ہیں کہ ملنے آنے کے لیئے بھی قاصر ہیں۔۔ امی آئے دن اسے کہتی ہیں کہ ایک دفعہ آکر شکل ہی دکھا جاؤ مگر وہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔" علینہ کے لہجے میں دکھ تھا۔

"اممم۔۔ بھابھی۔۔ بہت بدل گیا ہے وہ۔۔ وہ ایسا نہیں تھا جیسا ہو گیا ہے۔۔" آخر جنت کی طرف سے اسکے لیئے کچھ ادا ہوا۔

"تم سمجھاؤ نا اسے۔۔"

"میری بات سمجھ آئے تب نا؟" اس نے چائے کا ایک گھونٹ بھرا اور پھر بولی۔

”مجھے کبھی کبھی دکھ ہوتا ہے اسے دیکھ کر۔۔۔ لیکن یہ سب اسکا اپنا انتخاب ہی ہے۔۔ دیکھیں بھابھی! ہم کسی سے ہنس کر بات کر لیں تو اس کا یہ مطلب تھوڑی نا ہوتا ہے کہ ہمیں اس سے محبت ہو گئی ہے؟ محبت ایسے تھوڑی نا ہوتی ہے؟ دیکھیں آپ اور شماز بھائی کیا ایک دوسرے کے بناء رہ سکتے ہیں اکیلے؟؟؟“ جنت کے سوال پہ اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

”نہیں۔۔۔“

”ہاں! تو یہ کون سی بھلا محبت ہے جس میں وہ میرے بناء اور میں اسکے بناء رہ رہی ہوں؟؟ آپ صحیح کہتی ہیں کہ اس کی یہ بلاوجہ کی ضد ہے۔۔اور بس۔۔ اور اس بات کو اس نے انا کا مسئلہ بنا لیا ہوا ہے۔“

علینہ کی حیرت قابلِ دید تھی۔ جو لڑکی کبھی محبت کا ذکر نہیں کرتی تھی، آج محبت پہ لیکچر دے رہی ہے۔۔ بلاشبہ یہ بات قابلِ تفکر تھی۔

”ہماری جنت تو بڑی بڑی باتیں کرنے لگی ہے۔۔ جہانگیر کے ایک فون کا یہ کمال۔۔“ وہ کھلکھلا کر ہنسی۔

جہانگیر کے بار بار ذکر پہ جنت الجھ الجھ کر رہ گئی۔ اسکا جی چاہتا کہ وہ چیخ چیخ کر ساری دنیا کو بتادے کہ جہانگیر اسکا کوئی نہیں لگتا اور جو اسکا سب کچھ ہے وہ صرف اور صرف سجیل ہے۔ مگر ایسا صرف وہ سوچ ہی سکتی تھی۔

دوسری طرف شاہ ویز تک ان دونوں کے ٹرپ پہ جانے کی خبر پہنچ چکی تھی، وہ اس

بات سے بے خبر تھا کہ اس کے بارے میں جنت کے کیا تاثرات ہیں۔اسی لیئے وہ رات دن اپنی ماں کی منت سماجت کرتا کہ ''وہ اماں بی سے رشتے کے لیئے بات کریں۔'' اور اسکی ماں اسکو یہ کہہ کر ٹال دیتی کہ۔۔ ''ایسا ممکن نہیں۔۔جب تک کہ جنت اسٹینڈ نہ لے۔

فیصل آباد وہ اپنی خوشی سے نہیں آیا تھا۔اسکا خیال تھا کہ کچھ عرصہ جنت سے دور رہے گا تو اسکے دل میں اسکے لیئے پریشانی اور محبت پیدا ہو جائے گی۔۔وہ اسے ڈھونڈنے لگے گی۔۔ مگر وہ غلط تھا۔ وہ پریشان تو تھی مگر اسکے دل میں اسکے لیئے محبت کوسوں دور تھی۔

جب سے وہ ٹرپ سے آئی تھی، چوبیس سو گھنٹے صرف سجیل کو ہی سوچتی رہتی۔اسکی طبعیت میں تغیر تقریباً سبھی گھر والوں نے محسوس کیا تھا۔سامعیہ بیگم کو لگا کہ یہ سب شاید شاہ ویز کو لے کر ہے۔۔ تبھی وہ دل ہی دل میں مطمئن تھیں کہ جلد ہی جنت خاموشی توڑے گی اور شاہ ویز کے لے لیئے خود ہی اماں بی سے بات کرے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

''بہت مشکل سے آیا ہوں۔۔سب سے نظر بچا کر۔۔جب بات کرنے کے لیئے کوئی مسئلہ نہیں تھا،تب تو تم ٹھیک طرح سے بات کرتی نہیں تھی۔۔'' وہ ہنسا۔

''شاید اسے ہی محبت کہتے ہیں۔۔'' وہ ذرا الجائی سے بولی اور اپنے سامنے موجود بلند و بالا پہاڑوں کو دیکھنے لگی۔

''میں نے سوچا نہیں تھا، کہ یہاں میں وہ سب پالوں گی جس کی ایک عام لڑکی صرف خواہش ہی کر سکتی ہے۔۔'' وہ دل ہی دل میں خود سے بولی اور اسے محبت سے دیکھنے لگی۔

یہ انکی مری میں آخری شام تھی۔ غروبِ آفتاب اور سرخ مائل آسماں اور فضا میں شامل مسرور ہوا دونوں کی محبت کو بڑھا رہی تھی۔

''ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟ ایسے ہی دیکھنا تھا تو تصویر واٹس ایپ کر دیتا ہوں۔۔ دیکھتی رہنا۔۔'' وہ کھلکھلایا تو وہ اپنے خیالوں سے نکل کر مسکرا دی۔

''نہیں۔۔ بس ایسے ہی۔۔''اس نے اپنے سیاہ بالوں کو اپنے ماتھے سے پیچھے کرتے ہوئے ذرا الجائی سے کہا۔

''اپنا بہت سا خیال رکھنا ہے تم نے۔۔ امتحانات کے فوراً بعد میں بھائی کو رشتے کے لیئے بجھواؤں گا۔۔'' وہ اسکے چہرے کی پریشانی سمجھ چکا تھا۔

''لیکن یہ سب کیسے ممکن ہو گا؟؟ کیا ممکن ہو گا بھی؟؟ '' اس نے یکے بعد دیگرے سوال کیے۔

''کیوں ممکن نہیں ہو گا؟؟ بولو۔۔۔''

''آپ جانتے ہیں اچھے سے۔۔ خالہ اور راحت بھائی۔۔'' وہ مایوسی سے بولی۔

وہ اسکے ادھورے لفظ سمجھ چکا تھا تبھی کچھ دیر توقف کے بعد بولا۔

''مجھ پہ بھروسہ رکھنا۔۔تابینہ آپی اور بھائی بھی ایک ہوں گے اور ہم دونوں

بھی۔۔" وہ پراعتمادی سے بولا جیسے بڑی کوئی آسان بات ہو۔

"کچھ بھی ہو۔۔لیکن ! میں آپ کو کھونا نہیں چاہتی۔ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ ہر حال میں میرا ساتھ دیں گے۔۔"

"بھروسہ رکھو۔۔" وہ مسکرایا۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

(Neramag@gmail.com)

انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

"نہیں پھر بھی۔۔ میں جانتی ہوں کہ ہمارا اگلا سفر بہت کٹھن ہے۔۔ وعدہ کریں کہ میرا ساتھ کبھی نہیں چھوڑیں گے۔۔" اسکے لہجے کی نمی دیکھ کر وہ پریشان ضرور ہو

ا۔اس نے چاہا کہ اسکے ہاتھوں پہ اپنا ہاتھ رکھ کر اسے تسلی اور امید دلا سکے مگر اسکی محبت اسے بناء کسی جائز رشتے کے، ہاتھ لگانے سے روک رہی تھی۔

اس نے اسکی آنکھوں کو بغور دیکھا اور اسے اطمینان دلانے کی غرض سے مسکرایا۔

"جب محبت کی ہے تو بھروسے کی کیسی امید؟ جانتی ہو۔ محبت کی پہلی سیڑھی بھروسہ ہی ہوتا ہے۔۔اور محبت کی اساس عزت۔۔اگر کبھی تمہیں لگے کہ میں تمہیں یہ دونوں چیزیں نہیں دے پارہا تو تمہیں حق دیتا ہوں کہ تم میری جان لے لو۔۔" وہ جذبات کی رو میں بہہ کر بہت بڑی بات کر گیا تھا۔

"اللہ نہ کرے۔۔ مجھ میں تو آپ بستے ہیں۔۔" اس نے تیزی سے اسکی بات کاٹی۔

"اچھا گاسن کر۔۔" اس نے خمار آلود نگاہیں اسکے چہرے پہ ڈال کر کہا اور مسکرا دیا۔

وہ اپنے اور اسکے مابین ہونے والی آخری اور مختصر سی ملاقات کو سوچ رہی تھی۔ وہ پر اعتماد اور مطمئن تھی کہ سجیل بہت جلد کوئی نہ کوئی فیصلہ ضرور لے گا۔ لیکن پچھلے تین چار دنوں سے اسکی اس سے بات ہی نہیں ہو پا رہی تھی اور اسکی وجہ ''امتحانات'' تھے۔امتحانات کی وجہ سے دونوں ہی مصروف تھے۔

آج کی رات اسکی پریشانی میں اضافہ اس بات سے ہوا جب دوپہر کے کھانے میں اماں بی نے اعلان کیا کہ اسکے امتحانات کے فوراً بعد لڑکے والے تاریخ مانگ رہے ہیں۔ وہ یہ بات جلد از جلد سجیل تک پہنچانا چاہتی تھی۔ لیکن سجیل سے بات نہیں ہو پا رہی تھی۔

مہر کمرے میں داخل ہوئی تو اسے موبائل پہ نگاہیں گاڑھے دیکھ کر اسکے پاس بیٹھ گئی۔

اسکے موبائل واٹس ایپ اکاؤنٹ میں سجیل کی چیٹ کھلی تھی۔

"بتایا اسے؟؟" مہر سوالیہ بولی۔

"کیسے بتاؤں؟؟ صبح سے آن لائن ہی نہیں ہے وہ۔۔ سنگل ٹِک لگ رہا ہے۔۔" وہ حد درجہ پریشانی سے بولی۔

"نمبر پہ کال کر لو نا!" اس نے اپنی طرف سے مشورہ دیا جس پہ جنت دکھ سے مسکرا دی۔

"یہ دیکھ۔۔ پچاس مرتبہ کر چکی ہوں۔۔ لیکن نو آنسر۔۔"

مہر نے اسکی آنکھوں میں بغور دیکھا جو آنسوؤں سے بھر چکی تھیں۔

"بھروسہ رکھو اس پہ۔۔ وہ ساتھ دینے والوں میں سے ہے۔۔ اور ویسے بھی وہ کون سا کوئی نہیں ملنے والا صبح؟ صبح پیپر کے بعد ملتے ہیں اس سے۔۔ بلکہ تم تو رہنے ہی دو۔۔ کچھ کہو گی نہیں اسے۔۔ بس ایسے ہی کہہ دو گی کہ "کوئی بات نہیں۔۔" میں خبر لیتی ہوں اس کی صبح۔۔ تمہاری آنکھ میں اس کی وجہ سے آنسو آئیں تو کیوں؟؟"

"ریلیکس۔۔ ریلیکس۔۔ مہر۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔۔ میں جانتی ہوں کہ وہ ساتھ دیں گے میرا۔۔ پریشانی اس بات کی ہے کہ وہ ٹھیک تو ہیں؟؟ کبھی ایسا ہوا نہیں۔۔ میری ایک فون کال پہ وہ مجھے کال کرتے ہیں اور آج۔۔" وہ بات کرتے کرتے رو دی۔

"اف۔ف۔ف۔۔ کیا ہو گیا ہے؟؟ سب ٹھیک ہو گا۔۔" اس نے اسے گلے سے لگایا مگر اگلے لمحے خود بھی پریشان تھی کہ ایسا کیا ہوا جو سجیل رابطہ نہیں کر پایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح ہوئی تو اسکی نگاہیں امتحانی سنٹر میں سجیل کو ہی ڈھونڈ رہی تھیں۔ لیکن اسکا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ خیر آخری پرچہ جیسے تیسے کر کے گزرا۔ دونوں نے پوری یونیورسٹی میں اسے ڈھونڈ لیا۔ آخر پروفیسر سمیع اللہ اعوان سے پوچھنے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں تھا۔

"اوہ! میری بیٹی۔۔ سجیل فیصل آباد کیمپس میں کل ہی گیا۔ پی پی ایس سی کے امتحانات ہیں ناں۔۔ تو وہاں کنٹرولنگ کے لیئے انہیں بھیجا ہے۔۔" ان سے انہیں یہ بات معلوم ہوئی تو دونوں کے دل کو سکون ملا کہ۔۔ "شکر ہے وہ خیریت سے تو ہے۔"

دوسری طرف سجیل ہر جگہ اپنا موبائل ڈھونڈ ڈھونڈ کے تقریباً پاگل ہو ہی چکا تھا۔ جنت سے کل سے اسکی بات نہیں ہوئی تھی، سو اسکا پاگل ہونا تو بنتا ہی تھا۔ اچانک اسکو یاد آیا کہ کل رات جس آدمی سے اسکی ٹکر ہوئی تھی کہیں موبائل اسکے سامان میں نہ چلا گیا ہو۔

"کاش! وہ یہاں آجائے آج۔۔" وہ اسی جگہ جا کھڑا ہوا جہاں اسکا ٹکراؤ ایک اجنبی شخص سے ہوا تھا۔

"جنت تو پریشان ہو گی۔۔ اور بھائی۔۔ بھائی تو۔۔"

ابھی وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک آدمی اسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"آپ؟؟ سجیل صاحب ہیں؟؟"

"جی۔۔ جی۔۔" وہ فوراً بولا۔

"سوری۔۔ یہ آپکا موبائل۔۔ شاید کل آپکی پینٹ کی جیب سے گر گیا تھا۔۔اور مجھے لگا شاید میرا موبائل ہے۔۔ تبھی اپنے تھیلے میں ڈال لیا۔" وہ شرمندہ تھا۔

"مجھے غلط نہ سمجھیئے گا۔۔یہ دیکھیئے۔۔میرا موبائل۔۔ بالکل آپکے جیسا ہے۔۔اور اس پہ کور دیکھیئے وہ بھی میرون۔۔"

"اوہ! اٹس۔۔او۔۔کے۔۔" سجیل نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا اور تسلی آمیز لہجے میں بولا۔

"آپ کو غلط کیونکر سمجھوں گا بھلا؟ آپ غلط ہوتے تو یہاں موبائل لے کر نہ آتے۔۔بائے داوے۔۔ آپ میرا نام کیسے جانتے ہیں؟؟" وہ اہم بات پہ آیا۔

"اوہ! وہ۔۔۔" وہ ہنسا۔

"کسی محترمہ کی کال تھی۔ پوری رات کال کرتی رہی ہیں محترمہ۔۔۔"

"جنت۔۔" وہ زیر لب ذرا آہستگی سے بولا اور مسکرایا۔

"بہت محبت کرتی ہے آپ سے۔۔بات کر لیجیئے گا۔۔"

"جی۔۔۔ بہت بہت شکریہ آپکا۔۔اصل میں لاہور سے آیا ہوں یہاں ڈیوٹی تھی سنٹر میں۔۔ صبح لیٹ اٹھا، جلدی میں تھا کہ کہیں لیٹ نہ ہو جاؤں۔۔ شام میں علم ہوا کہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرا تو موبائل ہی غائب۔۔" وہ ہنسا۔

"واؤ۔۔لاہور سے۔۔میں بھی لاہور سے ہوں۔۔یہاں ہماری اپنی فرنچائز ہے۔۔ یہاں بھیج دیا بابا نے۔۔لیکن کھانے پینے کو ہوٹل کا کہاں بھاتا ہے ہم لوگوں کو، جنہیں گھر کے کھانے کی عادت ہو۔۔سو صبح صبح گروسری کرنے نکلا تھا۔آفس جلدی پہنچنا تھا اسی لیئے۔۔پتہ ہی نہ چلا کہ میں نے تھیلے میں آپکا موبائل بھی ڈال لیا ہے۔۔"اس نے ایک لمبی تفصیل بتائی جس پہ دونوں کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔

"اچھا لگا آپ سے مل کر۔۔" سجیل نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھا کر اس سے مصافحہ کیا۔

"مجھے بھی۔۔" وہ بھی مسکرایا۔

"کہاں ٹھہرے ہیں آپ؟"

"کیمپس کے ہاسٹل میں۔۔کل ڈیوٹی کا آخری دن ہے۔۔پھر شام میں واپسی۔۔" سجیل کی بات سن کر اس نے اسے اپنے ہاں کھانے کی دعوت دی۔

"تو آج شام میری طرف آیئے۔۔بلکہ ایسا کریں میرے ساتھ ہی چلیئے۔۔ میری سزا کے طور پہ میرے ہاتھ کا بنا کھانا کھائیں۔۔"

"یہ سزا ہو گی؟؟" سجیل اسکے مزاحیہ انداز پہ خوش خلقی سے بولا۔

"جی۔۔اور دیکھیئے۔۔انکار مت کیجیئے گا۔۔"

اس نے ساتھ ہی ساتھ اسے ”نہ“ کرنے سے روکا۔ تو اسے ہامی بھرنا ہی پڑی۔

"ویسے اتنا برا کھانا نہیں بناتا میں؟" اس نے مذاحیہ انداز میں کہا۔

"تو پھر یہ موبائل غلطی سے لے جانے کی بھرپائی ہو گی؟" اس نے خود سے اخذ کیا تو شاہ ویز نے خوش خلقی سے جواب دیا۔ "ایسا ہی سمجھ لیجیئے۔۔"

شاہ ویز صبح گیارہ بجے برانچ کا انچارج سنبھالتا تھا۔ اس سے پہلے وہ اپنے لیئے کھانے پینے کا بندوبست خود کر کے جاتا۔ بچپن سے ہی سامعیہ نے انہیں باہر کے کھانوں کی عادت نہیں ڈالی تھی۔۔ شروع کے دنوں میں فوڈ پانڈا سے آرڈر منگوا منگوا کر وہ تنگ آ چکا تھا کیونکہ اسکی طبعیت فاسٹ فوڈ کھانے کے باعث خراب رہنے لگی تھی۔ علی الصبح اسکی یہی روٹین ہوتی کہ وہ صبح صبح واک کے لیئے جاتا اور جمعہ کی صبح خریداری کرنے کے لیئے۔۔

سجیل سے ٹکرانے کے بعد اس نے اپنا بکھرا ہوا سامان اکٹھا کیا۔۔ موبائل پہ دھیان پڑتے ہی وہ حیران تھا۔۔ ”یہ یہاں کیسے؟؟“ مگر اگلے ہی لمحے اس نے زمین پر سے وہ موبائل اٹھا کر اپنے تھیلے میں رکھا اور گھر آ گیا۔

موبائل پوری رات تھیلے میں پڑا رہا۔۔ دوپہر کا کھانا بنانے لگا تو تھیلے میں سے کسی چیز کی وائبریشن اسے سنائی دی۔ تھیلے کو ٹٹولا تو اندر سے موبائل پایا جس پہ کال آ رہی تھی۔

”جنت“ موبائل کی اسکرین پہ اسکا نام ظاہر ہوتے ہی اسکے چہرے پہ مسکراہٹ پھیلی جو اگلے ہی لمحے غائب ہو گئی تھی جب اسکا دھیان کچن کی سلیب پہ پڑے اپنے

موبائل پہ پڑی۔

"تو یہ کس کا موبائل؟؟" وہ خود سے بولا۔

"جنت۔۔"

کال کوئی دو تین بار آئی تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے کال ریسیو کی۔

وہی آواز، وہی پریشانی جسکا اس نے سوچ رکھا تھا، اسے اسکی آواز میں محسوس ہوئی مگر اسکے اپنے لیئے نہیں تھی۔۔ اسکے دل کے تار تو جیسے ٹوٹ گئے۔

"سجیل۔۔ شکر ہے آپ نے کال ریسیو کی۔۔۔ کہاں ہیں آپ؟؟ اگر ڈیوٹی کے لیئے اچانک جانا پڑ ہی گیا تھا تو مجھے ایک میسج ہی کر دیتے۔۔ مجھے بتا دیتے۔۔ نہ کال ریسیو کر رہے ہیں اور نہ ہی کسی میسج کا جواب۔۔ جانتے ہیں جہانگیر کے گھر والے شادی کی تاریخ مانگ رہے ہیں۔۔" جو بات بتانا ضروری تھی اس نے وہ بتائی مگر دوسری طرف سے گہری خاموشی تھی۔

سجیل۔۔ بات تو کریں۔۔ ہیلو۔۔۔ سجیل؟؟ ہیلو۔۔۔۔" وہ بار بار بول رہی تھی۔اسکی طرف سے جواب نہ پا کر اسکا دل اندر ہی اندر رو رہا تھا۔

اسکی آواز میں نمی کی جگہ اب کپکپاہٹ نے لے لی تھی۔

شاہ ویز نے اتنا سنا ہی تھا کہ فون فوراً سے بند کیا۔یہ کیسا انکشاف تھا جو اس صورت میں ہونا تھا۔سامعیہ نے تو اسے جنت کی یاد سے بھی دور رہنے کے لیئے کہا تھا مگر یہ کونسا سچ تھا جس کا اسے ایسے سامنا کرنا تھا۔اس نے سوچا نہیں تھا۔

اس نے فون کو سائیڈ پہ رکھا اور اپنے کانوں سے سنے لفظوں اور آواز کو جھٹلانے لگا۔

"نہیں۔۔۔یہ میری جنت نہیں ہو سکتی۔۔۔نہیں۔۔۔" وہ ڈائننگ ٹیبل پہ آکر بیٹھا۔

اسے موبائل پہ دوبارہ سے بیپ کی آواز سنائی دی۔اس نے لاپرواہی سے موبائل کو دیکھا اور اپنا سر پکڑ کر رو دیا۔

"نہیں۔۔ یہ سب جھوٹ ہے۔۔نہیں۔۔۔"

اس نے خود کو اس سچ پہ جھوٹا یقین دلانا زیادہ مناسب سمجھا۔یہ سوچتے ہوئے کہ شاید یہ وہ "جنت نہ ہو۔"

اس نے خود کو ضبط کیا اور اس انسان کو کھوجنے کے لیئے نکل پڑا جس کا یہ موبائل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

شام میں سجیل نے شاہ ویز کے گھر پہ ہی کھانا کھایا۔اس مختصر سی ملاقات میں دونوں کی آپس میں اچھی خاصی دوستی ہو چکی تھی۔۔شاہ ویز خود کو جو جھوٹا یقین دلا رہا تھا، وہ سب بھی اس پہ عیاں ہو گیا تھا۔جوں جوں سجیل اسے اپنے اور جنت کے بارے میں بتاتا جارہا تھا، شاہ ویز کے دل پہ زہر آلود خنجر چل رہے تھے۔اسکا جی چاہا کہ وہ اسی کھانے میں اسکے لیئے زہر ڈال دے۔۔مگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ وہ محبت میں ضرور ہارا تھا مگر آج بھی پاس بات کو لے کر پرامید تھا کہ وہ "سجیل اور جنت کو کبھی ایک نہیں ہونے دے گا۔۔بلکہ اس بات کو اپنی طاقت بنائے گا۔" اس کے ذہن میں کیا چل رہا

تھا؟اس کے ارادوں سے بے خبر، سجیل اسے اپنی محبت کی داستاں،اسکے بتانے پہ سنا رہا تھا۔

اسکی طرف سے کھانا کھا کر وہ واپس آیا تو جنت کو واٹس ایپ پہ میسج کیا۔

''میں ٹھیک ہوں۔۔ موبائل گم گیا تھا۔۔'' سجیل نے ایک وائس میسج میں ساری تفصیل اسے بتائی جسے سن کر وہ پریشان ہوئی۔ لیکن پر سکون تھی کہ سجیل سے بات ہو پائی ہے۔

مگر اگلے ہی لمحے جو کچھ اس نے سجیل کو بتایا،وہ پریشان ہو کر رہ گیا۔

جاری ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews